باب-07

شیطان

(Devil)

یہاں شیطان کی تفصیل کے ساتھ ساتھ فرشتوں، جنوں اور ابلیس کا بھی کچھ تذکرہ کیا جائے گا۔ ان سب میں مشترک بات یہ ہے کہ یہ مخلوق آدمی کی طرح اس دنیا میں دکھائی نہیں دیتی۔ ان کی تخلیق کے بنیادی عناصر بھی جدا ہیں۔ آدمی کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے، جب کہ یہ سب نوری یا ناری ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ،** اور جب آپؐ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انھوں نے عرض کیا، کیا تُو زمین میں ایسے شخص کو [نائب] بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون ریزی کرے گا؟ حالاں کہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں، [اللہ نے] فرمایا، میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، (البقرۃ:۳۰)۔۔۔ اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فرشتے، آدمی کی تخلیق سے پہلے موجود تھے۔

فرشتے نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی ایک قسم وہ ہے جو عبادات میں ازل سے مشغول ہے اور ابد تک رہے گی۔ انھیں اس عالم کے انتظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دوسری قسم ایسی ہے جو تمام عالم کے انتظام میں مصروف ہے۔ ان میں سے چار فرشتے، جبرئیلؑ، میکائیلؑ، عزرائیل اور اسرافیلؑ، ایسے ہیں جو اولعزم کہلاتے ہیں، کیوں کہ اس عالم میں اللہ تعالیٰ کے مختلف صفات کی تجلی ان کے توسط سے ہوتی ہے۔ جیسے علم کی تجلی کا ظہور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہے۔ اور تیسری قسم اُن فرشتوں کی ہے جن کا تعلق براہ راست اس دنیا سے رہتا ہے۔ دیگر کاموں کے علاوہ انسان کو نیکی کی ترغیب دینا اِن کے ذریعے جاری ہے۔

جِنات، ذی عقل مخلوق میں سے ہیں۔ چناں چہ یہ ادراک، ارادہ اور اختیارات رکھتے ہیں۔ یہ بہ نسبت انسان کے لطیف ہوتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی تشکیل ناری ہے، **وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ**، (الرحمٰن:۱۵)۔ معمولی انسان جِن کو نہیں دیکھ سکتے، خود جِن اگر چاہیں تو ان کو نظر آسکتے ہیں۔

جِن ہر شکل میں نمودار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کتے، سانپ وغیرہ۔ کچھ جنات وہ ہیں جو پروں والے ہیں اور ہواؤں میں اڑتے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو آباد ہونے والے ہیں اور کچھ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ جِن کھاتے پیتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں کچھ غیر معمولی کیفیات بھی عطا کی ہیں۔ جیسے یہ انتقال اور حرکت کے اعتبار سے پھرتیلے ہوتے ہیں۔ اور یہ طاقت کے اعتبار سے قوی بھی ہوتے ہیں۔ سورۃ النمل کی آیت ۳۹ میں ان کے قوی ہیکل ہونے کو لفظ "عفریت" یعنی دیو سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جِنوں کی مخلوق نیک بھی ہوتی ہے اور بد بھی۔ نیک جِنوں میں سے بعض دینِ اسلام پر چلنے والے بھی خیال کیے جاتے۔ یہ بہت متمدن سمجھے جاتے ہیں۔ نیک جِنوں سے متعلق قرآن مجید میں ایک جگہ ہے، **قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا**، یعنی آپؐ فرمادیں: میری طرف سے وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے [میری تلاوت کو] غور سے سنا، اور [اپنی قوم کے پاس جاکر] کہا، بے شک آج ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے، (الجن:۱)۔

بد جِن، کافر ہوتے ہیں اور خبیث بھی۔ شیطان، خبیث جن ہیں۔ یہ انسان کو بہکاتے ہیں۔ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ ان شیطانوں کا پیشوا، ابلیس ہے جو آدم علیہ السلام سے بھی پہلے پیدا ہوا اور قیامت تک رہے گا۔ **وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ**، اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم کو [تعظیمی] سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، [کیوں کہ] وہ جِنات میں سے تھا، سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، (الکھف:۵۰)۔

شیطان کے لیے کہا گیا، **الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ**، شیطان تمھیں تنگ دستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، (البقرۃ:۲۶۸)۔ اور فرمایا، **وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا**، اور شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ انھیں دور دراز گمراہی میں بھٹکاتا رہے، (النساء:۶۰)۔ چناں چہ شیطان کی ذات انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک آزمائش ہے، امتحان ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ**، یعنی اے لوگو! زمین کی چیزوں میں سے جو حلال اور پاکیزہ ہے کھاؤ، اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے، (البقرۃ:۱۶۸)۔

شیاطین، جو اصلاً جِن ہیں، اور ایسے انسان جو شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ**، اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے جِن وانس میں سے بہت سوں کو پیدا کیا، (الاعراف:۱۷۹)۔

Siddiqui Publications

شیطان سے متعلق، عیسائیت میں بائیبل بیان کرتا ہے :

- شیطان ایک مقدس فرشتے کی طرح پیدا کیا گیا تھا۔ یسعیاہ 14: 12
- شیطان ایک مقرب فرشتہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، لیکن وہ اپنی خوبصورتی اور مرتبے میں مغرور ہو گیا اور فیصلہ کیا کہ وہ خدا کے اوپر ایک تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ یسعیاہ 14 : 13، 14 ، حزقی ایل 28 : 15
- شیطان کا غرور اِس کے گرائے جانے کا سبب بنا۔ یسعیاہ 14 : 12
- اِس کے گناہ کے سبب خدا نے شیطان کو جنت سے نکال دیا۔ یسعیاہ 15 : 12
- گرنے سے پہلے شیطان کا نام لوسیفر بتایا جاتا ہے۔ حزقی ایل 28 : 12
- شیطان دُنیا کا بادشاہ بن گیا اور ہوا کی طاقت کا شہزادہ بن گیا۔ یوحنا 12 : 31، 2 کرنتھیوں 4 : 4، افسیوں 2 : 2
- وہ ایک الزام لگانے والا ہے۔ مکاشفہ 12 : 10
- ایک تحریص دینے والا متی ہے۔ 4 : 3، 1 تھسلنیکیوں 3 : 5
- وہ ایک دھوکہ باز ہے۔ 3 : 2، 2 کرنتھیوں 4 : 4، مکاشفہ 20: 3
- خدا کے کلام میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ شیطان ایک روحانی ہستی ہے۔ جس طرح ہم خدا کو نہیں دیکھ سکتے، ہم شیطان کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ "خدا روح ہے۔" خدا نے سب چیزوں کو خلق کیا ہے لیکن اُس کا کوئی خالق نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ تک رہے گا۔ یوحنا 24:4

چناں چہ عیسائی عقیدے اور ان کی بائیبل کے مطابق شیطان سے متعلق جو تصویر اُبھرتی ہے اس کے لحاظ سے شیطان ایک فرشتہ ہے جو کہ آسمان سے گناہ کے سبب اپنی جگہ سے گرایا گیا۔ اور اب مکمل طور پر اپنی تمام قوت میں خدا کی مخالفت کر کے خدا کے مقصد کو روک رہا ہے۔ اُس کے اِس نام کا مطلب بھی "مخالفت کرنے والا" یا" کوئی ایک مخالفت کرنے والا" ہے۔

عیسائی عقیدے کے تحت شیطان اگرچہ جنت سے باہر پھینک دیا گیا تھا، لیکن وہ ابھی تک بھی اپنا تخت، خدا سے اوپر لے کر جانا چاہتا ہے۔ وہ خدا کے کئے گئے کاموں کی نقل کرتا ہے، دُنیا سے پرستش کی اُمید لیے ہوئے ہے۔ اور خدا کی بادشاہی کی مخالفت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ شیاطین ، دُنیاوی مذاہب اور غلط عبادات کے پیچھے ہر صورت میں موجود ہیں۔

Siddiqi Publications

عیسائی کہتے ہیں کہ جب خدا نے فرشتوں کو خلق کیا تھا تو اُن میں سے ایک میں بھی بُرائی نہ تھی۔ تو پھر شیطان کیسے وجود میں آیا؟ جن زبانوں میں خدا کا کلام لکھا گیا تھا، اُن میں لفظ شیطان کا مطلب مخالفت کرنے والا ہے۔ اور لفظ اِبلیس کا مطلب تہمت لگانے والا ہے، یعنی وہ جو دوسروں کے بارے میں جھوٹ پھیلاتا ہے۔ جب ایک نیک شخص چوری کرنے لگتا ہے تو وہ چور کہلاتا ہے۔ اِسی طرح خدا کا ایک فرشتہ غلط خواہشات پر عمل کرنے سے گُناہ کرنے لگا۔ اِس کے نتیجے میں یہ فرشتہ، شیطان اور اِبلیس بن گیا۔ چناں چہ عیسائی Lucifer اُس فرشتے کو کہتے ہیں جو ابھی جنت سے نکالا نہیں گیا تھا۔ اور جنت سے نکالے جانے والی ذات کے لیے بائیبل میں Satan کا نام استعمال کیا گیا ہے۔ جب کہ Devil برائی کی علامت کو کہا جاتا ہے۔

عیسائی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ جہاں شیطان انسان کو برائی کے لیے اکساتا ہے یا گناہ کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں خدا انسان کو بالکل ہی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دیتا بلکہ ان کی حفاظت کے لیے ان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ اس امداد سے کس حد تک فائدہ اٹھاتا ہے۔

یہودیوں کی مقدس کتاب Tanakh میں شیطان کا ذکر موجود ہے جس کے معنی ہیں، حریف، رکاوٹ اور راستے کا پتھر۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ کوئی فرشتہ نہیں ہے۔ یہودیوں کے نزدیک ان کی مقدس کتاب جس شیطان یعنی "رکاوٹ یا راستے کے پتھر" کا تذکرہ کرتی ہے دراصل وہ انسان کے لیے رحمت کا باعث ہے، کیوں کہ زندگی میں رکاوٹیں ہی تو انسان کو سنبھل کر چلنا سکھاتی ہیں۔

ہندو مذہب میں برہماجی کی ایک نسل راکشس کہلاتی ہے۔ اس نسل میں سے کچھ روحیں خبیث بھی ہوتی ہیں، اور ان ہی کو شیطان کہا جاتا ہے۔ کچھ ہندوؤں کے مطابق جب خود بھگوان غصے میں آجاتا ہے تو وہ ہی شیطان کہلاتا ہے۔ ایک ہندو پنڈت، جے سری رام کہتے ہیں:

"In fact, Hinduism denies the very idea of evil. Evil, according to the Hindu scriptures, is non-existent. There are three modes of nature - Sattvic, Rajas and Tamas. The demons and other cruel people are said to be possessed of Tamas, but even they can overcome this darkness by purifying their mind through association with Sattvic matter/personalities. Thus, the very foundation of a Satan finds no place in Hinduism".

یوں ہندو مت اور یہودی مذہب کی نظر میں شیطان کا وہ تصور موجود نہیں جسے اسلام اور عیسائیت پیش کرتی ہے۔ ان دونوں مذاہب کے مطابق فرشتوں میں برائی کی فطرت ہی نہیں ہوتی لہٰذا نہ وہ خدا کی مخالفت کرسکتے ہیں اور نہ ہی وہ خدا سے بغاوت کرسکتے ہیں۔ یوں ان کے شیطان میں بدلنے کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔ ہندوؤں اور یہودیوں کے ان نظریات کے لیے صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ شخصی اور ذاتی فلسفے ہیں، ان کا حقیقی ہونا ضروری نہیں۔